REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ :۔ الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

یوم :۔ چہار شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱؍

۲؍ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰ | ۳۰؍ صلح ۱۳۳۱ ہش ۔ ۳۰؍ جنوری ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶؍ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہی ہے۔ اگرچہ کل سے نسبتاً افاقہ ضرور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۹؍ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج دل میں کمزوری اور سانس کھینچ کر آنے کی تکلیف بہت زیادہ رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مصر سے اپنے اختلافات طے کرانے کیلئے برطانیہ عنقریب نئی تجاویز پیش کرے گا

نئی حکومت میں زیادہ سے زیادہ جماعتوں کے نمائندے شامل کرنے کی کوشش۔ علی مہر پاشا اور نحاس پاشا میں اہم ملاقات

واشنگٹن ۲۹؍ جنوری۔ خیال ہے۔ امریکہ برطانوی۔ مصری جھگڑا طے کرانے کے لئے اب باضابطہ اپنی خدمات پیش کرے گا۔ اس ضمن میں معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکی سفیر مقیم قاہرہ مصر کی نئی حکومت کو امریکہ کے خیالات سے آگاہ کر رہے ہیں۔ ادھر پیرس میں مصری وفد کے ایک ترجمان نے بھی اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ اب مصری قضیہ طے کرانے کے سلسلے میں اگلا قدم امریکہ ہی اٹھائے گا۔ ترجمان نے آج اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ مصری وفد کو نئی حکومت کی طرف سے کوئی ہدایات موصول نہیں ہوئی ہیں۔ اس کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ مصر مستقبل قریب میں اپنا معاملہ جنرل اسمبلی یا سلامتی کونسل میں پیش نہیں کر رہا ہے۔ اُدھر یہ امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ برطانیہ مصر کے ساتھ اپنا جھگڑا طے کرانے کے لئے اس ہفتہ نئی تجاویز پیش کرے گا۔ ان دنوں وہ امریکہ اور فرانس سے مشورہ کر رہا ہے۔ مصر میں صورت حال بہتر ہو جانے کے باعث قبرص سے نہر سویز کے علاقے میں برطانوی فوجی دستوں کی روانگی ملتوی کر دی گئی ہے ــــ قاہرہ میں نئی کابینہ نے آج صبح شاہ فاروق سے ملاقات کی۔ نیز نئے وزیر اعظم علی مہر پاشا نے سابق وزیر اعظم نحاس پاشا سے بھی طویل بات چیت کی۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ دونوں مدبروں نے نئی حکومت میں زیادہ سے زیادہ جماعتوں کے نمائندے شامل کرنے کے امکان پر باہم تبادلۂ خیالات کیا۔ ان جماعتوں میں وفد پارٹی بھی شامل ہے۔ جسے گذشتہ انتخابات میں نمایاں کامیابی ہوئی تھی۔ انجمن اخوان المسلمین کے لیڈر نے علی مہر پاشا کو یقین دلایا ہے۔ کہ ان کی حکومت مصری عوام کی قومی امنگوں کو پورا کرنے کے سلسلے میں جو کوشش بھی کریگی۔ وہ اس کی پوری پوری حمایت کریں گے۔ آج قاہرہ میں سکون رہا۔ علی مہر پاشا نے فساد زدہ علاقوں کا پیدل چل کر دورہ کیا۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ گڑبڑ کرنے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائیگی۔ کل رات پولیس نے کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والے ۶۲ مصریوں کو گولی چلا کر زخمی کر دیا۔ پولیس کو حکم تھا۔ کہ جو شخص بھی رات کو باہر نکلے۔ اسے گولی کا نشانہ بنا دیا جائے۔

جے پور میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم

جے پور ۲۹؍ جنوری۔ آج یہاں پولیس نے ایک جلوس پر گولی چلائی۔ جس کے نتیجے میں دو آدمی ہلاک اور ۹ زخمی ہوئے۔ مجروحین میں سے سات آدمیوں کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ یہ جلوس ڈسٹرکٹ حکام کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نکالا گیا تھا۔ اسی طرح جودھ پور میں بھی پولیس اور ایک جلوس کے درمیان تصادم ہوا۔ جس میں تین آدمی ہلاک اور چھ زخمی ہوئے۔

ڈھاکہ میں نئے براڈ کاسٹنگ ہاؤس کا سنگ بنیاد

وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کی تقریر

ڈھاکہ ۲۹؍ جنوری۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج سہ پہر یہاں ریڈیو پاکستان کے نئے براڈ کاسٹنگ ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے اس بات پر زور دیا کہ یہ ریڈیو سٹیشن نہ صرف اہل پاکستان کے درمیان بلکہ اسلامی ممالک میں بسنے والے تمام برادرانِ اسلام کے مابین ہم آہنگی کو بڑھانے میں بہت ممد ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ ریڈیو سٹیشن مشرقی پاکستان کی آواز ملک کے باقی حصوں میں پہنچائے گا۔۔ اور اس کے ذریعہ پاکستان کی متحدہ آواز صوبے کے کونے کونے میں گونجے گی اور ہر حصۂ ملک کے لوگوں کے دلوں میں یہ احساس گھر کر لیگا۔ کہ ہم سب کے نظریات ایک ہیں۔ اور ہم سب کی زندگیاں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

پنجاب میں گیہوں کی قلت اور مہنگائی دور کرنے کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو خاص اختیارات دیدئے گئے

لاہور ۲۹؍ جنوری پنجاب میں گیہوں کی موجودہ قلت اور مہنگائی کو دور کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو خاص اختیارات دئے ہیں۔ اگر کسی شخص نے اپنی فوری ضروریات سے زیادہ گیہوں کا ذخیرہ جمع کر رکھا ہو۔ تو ان اختیارات کے تحت وہ اسے لے سکیں گے۔ جن لوگوں کے پاس چھ من گیہوں سے زیادہ ذخیرہ ہوگا۔ انہیں ۱۰؍ فروری ۵۲ء تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اپنے ذخیرے کی مقدار بتانی ہوگی۔ اس حکم کی خلاف ورزی یا اس سے بچنے کی کوشش قابل سزا ہوگی۔ سزا میں قید اور جرمانہ دونوں شامل ہیں۔ نیز جس ذخیرے کے سلسلے میں خلاف ورزی کی جائے گی۔ اسے ضبط کیا جا سکے گا۔ گیہوں کا آٹا زیادہ مقدار میں فراہم کرنے کی غرض سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ میدہ سوجی اور روا بنانے پر فوراً پابندی عائد کر دی جائے۔

سندھ میں فوڈ کنٹرول آرڈر کا نفاذ

حیدر آباد (سندھ) ۲۹؍ جنوری۔ سندھ میں غذائی صورتِ حال پر قابو پانے کے لئے فوڈ کنٹرول آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس کے تحت کوئی بیوپاری لائسنس کے بغیر اناج کی خرید و فروخت نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ذخیرہ رکھ سکتا ہے۔ تمام لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جس کسی کے پاس بھی معمول سے زیادہ غلہ ہو۔ وہ دو ہفتہ کے اندر اندر متعلقہ افسر کو اس کی اطلاع دیدے۔

گورنر پنجاب شاہپور اور میانوالی کے دورے پر

لاہور ۲۹؍ جنوری۔ گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر کل شاہپور اور میانوالی کے سہ روزہ دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ ہفتہ تک لاہور واپس آ جائیں گے۔

پنجاب میں طبی امداد کے موجودہ نظام کو وسیع کرنے کیلئے مرکزی حکومت نے ۲ کروڑ ۳۷ لاکھ ۲۵ ہزار روپے کی سکیمیں منظور کر لیں

لاہور ۲۹؍ جنوری۔ مرکزی حکومت نے حکومت پنجاب کی طرف سے پیش کردہ طبی اور صحت عامہ کی آٹھ سکیمیں منظور کر لی ہیں۔ ان سکیموں کا مقصد صوبے میں طبی امداد کے موجودہ نظام کو وسیع کرنا ہے۔ ان کو عملی جامہ پہنانے پر ۲ کروڑ ۳۷ لاکھ ۲۵ ہزار روپے خرچ ہونگے۔ یہ خرچ پانچ کروڑ روپے کی اس امدادی رقم میں سے پورا کیا جائے گا۔ جو مرکز نے صوبے کی معاشرتی فلاح و بہبود کے سلسلے میں دینی منظور کی ہے۔ منظور شدہ سکیموں میں نشتر کالج اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کو امداد دینے کے علاوہ اضلاع کے صدر ہسپتالوں کی توسیع مرمت طلب دیہاتی ڈسپنسریوں کی تعمیر۔ سیم زدہ علاقوں میں ملیریا کے روک تھام کی تدابیر اور زچہ و بچہ کی بہبود کے مزید مراکز قائم کرنے کے منصوبے شامل ہیں۔ حکومت پنجاب ان سکیموں پر عملدرآمد کرنے کے سلسلے میں مناسب کارروائی عمل میں لا رہی ہے۔ بلکہ بعض سکیموں پر تو عملدرآمد شروع بھی ہو چکا ہے۔ محکمہ صحت نے پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے حکام سے ماہوار ملاقاتیں کرنے کا انتظام کیا ہے۔ جن میں مجوزہ تعمیری کاموں کی اسکیموں اور تخمینوں پر غور کیا جائے گا۔ مرکز کی طرف سے منظور کردہ رقم یکمشت نہیں دی جائے گی۔ بلکہ صوبائی حکومت ہر تین ماہ کے بعد مرکز کو اپنی مالی ضروریات پیش کیا کرے گی۔ یہ سلسلہ سال رواں کی پہلی سہ ماہی سے شروع ہو جائے گا۔

پیرس ۲۹؍ جنوری۔ ہندوستان کی وزارتِ خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر گرجا شنکر باجپائی نے آج سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم سے دوسری مرتبہ ملاقات کی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۔ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

رخصتانہ

از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

مندرجہ ذیل چند اشعار میری بھتیجی عزیزہ امتہ النصیر سلمہا اللہ تعالیٰ (جو سارہ بیگم مرحومہ کے بطن سے ہیں) کی رخصتی کے دن قدرتی دردمند جذبات کے ماتحت لکھے گئے جو ربوہ میں محفل شادی میں پڑھے گئے

(مبارکہ بیگم ۲۹ جنوری ۱۹۵۲ء)

(۱)

بزبان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ راحتِ جاں نورِ نظر تیرے حوالے
یارب مرے گلشن کا شجر تیرے حوالے

اک رونے والی کی امانت تھی مرے پاس
اے لختِ دلِ خستہ جگر تیرے حوالے

ظاہر میں اسے غیر کو مَیں سونپ رہا ہوں
کرتا ہوں حقیقت میں مگر تیرے حوالے

پہنے ہے یہ ایمان کا اخلاق کا زیور
یہ لعل یہ الماس و گہر تیرے حوالے

یہ شاخ قلم کرتا ہوں پیوند کی خاطر
اتنا تھا مرا کام "ثمر" تیرے حوالے

سنّت ترے مرسل کی ادا کرتا ہوں پیارے
دلبند کو سینہ سے جدا کرتا ہوں پیارے

(۲)

بزبان عزیزہ امتہ النصیر بیگم

یہ نازشِ صد شمس و قمر تیرے حوالے
مولا مرا نایاب پدر تیرے حوالے

اس گھر میں تھے بڑھ کے جواں ہو کے چلی میں
پیارے ترے محبوبؐ کا گھر تیرے حوالے

سب چھٹتے ہیں ماں باپ بہن بھائی بھتیجے
یہ باغ یہ بوٹے یہ ثمر تیرے حوالے

گھر والے تو یاد آئینگے یاد آئے گا گھر بھی
یہ صحن یہ دیوار یہ در تیرے حوالے

جب مجھ کو نہ پائینگے تو گھبرائینگے دونوں
یارب مری امّی کے پسر تیرے حوالے

مجبور ہوں مجبور ہوں منہ موڑ رہی ہوں
چھوڑا نہیں جاتا ہے مگر چھوڑ رہی ہوں

تھمتے نہیں بہاؤ رُکتے نہیں ہیں دھارے

اُن کے ہیں گو سہارے اُن کے ہیں ساتھ سارے
حق اپنے ساتھ ہے تو کچھ غم نہیں ہے پیارے

میرے مسیح نے پھر زندہ کیا ہے مجھ کو
جو مر کے جی اٹھے ہیں پھر کون اُن کو مارے

اتنا اُچھل اُچھل کر چلنا نہیں مناسب
یوں توڑ لاؤ گے تم کیا آسماں سے تارے؟

قرآن لے کے نکلو ایمان لے کے نکلو
تم کو بلا رہے ہیں دنیا کے سب کنارے

گٹھ جوڑ کر کے چاہے جتنا اُڑائیں اُونچا
سب ٹُوٹ پھوٹ جائیں گے مکر کے غبارے

حق دب نہیں سکے گا تنویر خار و خس سے
تھمتے نہیں بہاؤ رُکتے نہیں ہیں دھارے

(بقیہ صفحہ ۳)

اگر دنیا پر تیسری جنگ کا خطرہ منڈلا رہا ہے اور برطانیہ اس جنگ میں ضرور ملوث ہونے والا ہے تو ظاہر ہے۔ کہ کوئی ایسا دشمن ہے جو برطانیہ سے دست و گریباں ہونے والا ہے۔ سوال ہے کہ کیا مصر میں اس کا جیرو استبداد اس ہونے والی جنگ میں مصر کو اس کا دوست بنا رہنے دیگا یا اس کے خلاف کارروائی کرنے پر آمادہ کرے گا۔ اگر جنگ ضرور ہونی ہے۔ اور نہر سویز کا علاقہ اس جنگ میں اہم مقام بننے والا ہے۔ تو مصلحت اندیشی کا تقاضا تو یہ ہے کہ جس وقت وہ نازک مرحلہ درپیش ہو مصر خوشی سے برطانیہ کے دوش بدوش امن عالم کے دشمنوں کو کچلنے کے لئے نکلے۔

برطانیہ کی موجودہ روش تو نہ صرف مصر کو برطانیہ سے ہمیشہ کے لئے بدظن ہی کردے گی۔ اور آڑے وقت میں اسے اس کے خلاف کردے گی۔ بلکہ موجودہ حالات میں بھی مصر میں دشمن کے ارادوں کو تقویت دینے والی ثابت ہوگی۔ کیونکہ مصریوں کے دل امریکی برطانوی بلاک سے نفرت کے جذبات سے بھر جائیں گے۔ اور دشمن کے جاسوسوں کو یہاں اپنا محاذ مضبوط کرنے میں مدد دیں گے۔

بے شک اسلام بنیادی طور پر کمیونزم کے خلاف ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں آزادی کی خواہشات مذہب سے زیادہ پر اثر ثابت ہو رہی ہیں۔ چین سے لے کر کوہ قاف تک وسیع اسلامی علاقہ سویٹ روس کے زیر اقتدار آ چکا ہے۔ اور اس علاقہ کے مسلمانوں نے باوجود مذہبی آزادی کے ڈھونگ کے تجوشی کمیونزم کے طریقے اختیار کر لئے ہیں۔ اس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ برطانیہ کو مصر کے ساتھ ایسی مضبوط بنیادوں پر دوستی پیدا کرنی چاہیئے۔ کہ کمیونزم کو یہاں قدم جمانے کا بہانہ نہ مل سکے۔ اور وہ مصریوں کی نفرت کو اپنے فروغ کا ذریعہ نہ بنا سکے۔

شاہ فاروق نے نحاس پاشا کی وزارت کی جگہ علی ماہر پاشا کی وزارت قائم کرنے کا جو اقدام کیا ہے ہم اس وقت اس پر رائے زنی نہیں کرنا چاہتے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ یہ تبدیلی برطانیہ اور مصر دونوں کے لئے مفید ثابت ہو۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ علی ماہر برطانیہ کے دوست ہیں۔ لیکن اس سے برطانیہ کو یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ وہ اپنے وطن کے ساتھ کما حقہ انصاف نہیں کریں گے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے پہلے اعلان میں کہا ہے کہ وہ برطانیہ کے انخلا اور وادی نیل کے اتحاد کی پالیسی کو برقرار رکھیں گے۔ اس سے برطانیہ کو جو سبق سیکھنا چاہیئے وہ یہی ہے کہ وہ مصر کی دوستی بغیر مصریوں کی خواہشات کی تکمیل کے کسی اور ذریعہ سے نہیں خرید سکتا۔ کیونکہ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ تمام مصر اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے تلا ہوا ہے۔ اور تمام مختلف رائیں ان مسائل پر متحد ہیں۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۲ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے دعائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے۔ اپنے لئے خاص دعاؤں کے لئے احباب کو پیغام دیا ہے۔ جو کل کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب اپنے محسن اور پیارے آقا کیلئے جس نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ آج تک خدمت اسلام میں صرف کیا ہے۔ اور نہایت اولو العزمی سے جماعت کو شاہراہ ترقی پر گامزن کیا ہے۔ نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ رب العزت کے حضور تواتر کے ساتھ دعائیں مانگیں گے۔ کہ ہمارے اس پیارے آقا کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ تاکہ حضور اپنے اس عظیم کارنامہ کی تکمیل فرمانے کے قابل ہو سکیں۔ جو انشاء اللہ رہتی دنیا تک مینار روشنی کا کام دینے والا ہے۔ جیسا کہ حضور نے اپنے پیغام میں فرمایا۔

"میرے اس تحریر کے شائع کرنے کی غرض یہ ہے کہ ان دنوں میں تفسیر قرآن کریم کے متعلق ایک خاص مرحلہ پر ہوں اور اس مرحلہ سے کامیابی کے ساتھ گزرنے کے ساتھ آئندہ تفسیر کا بہت سا تعلق ہے۔ تفسیر قرآن کریم کے ساتھ تعلق رکھنے والے کئی مضامین ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہری علوم ان میں کام نہیں دیتے۔ بلکہ تائید ایزدی اور علوم غیبی ہی ان کے حل کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ یہ مرحلہ بھی ایسا ہی ہے۔"

ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ وہ کام کتنا اہم ہے۔ اور حضور کے دل میں اس کی تکمیل کا کتنا جوش کتنا عزم کتنی تمنا ہے۔ اس سے ہمیں پوری پوری امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو الرحمٰن الرحیم ہے۔ اور جس نے حضور کے دل میں یہ جوش یہ عزم یہ تمنا پیدا کی ہے۔ وہ ضرور حضور کے اس جوش اس عزم اس تمنا کو قبول فرمائے گا۔ جس نے خود اپنے مطلق جوش اپنے مطلق عزم اپنی مطلق تمنا سے اپنے کلام پاک کو بھیجا کہ بہروں کو سنایا جائے۔ اندھوں کو دکھایا جائے۔ بے حسوں کو محسوس کرایا جائے۔ اور بے سمجھوں کو سمجھایا جائے۔ تاکہ وہ اس پر عمل کریں۔ اور اپنی زندگیوں کو اس کے اصولوں پر ڈھالیں۔ اور اس کی جنت میں داخل ہوں۔

ہمیں پورا پورا ایمان ہے کہ اللہ کریم ہماری خشوع و خضوع سے بھری ہوئی دعاؤں کو ضرور سنے گا۔ کیونکہ ہماری دعائیں خود غرضی پر مبنی نہیں ہیں۔ نہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کسی ذاتی غرض کے لئے ہیں۔ بلکہ اسی کے جوش اسی کے عزم اسی کی تمنا کی تکمیل کے لئے ہیں۔ ہمیں پورا پورا بھروسہ ہے کہ وہ ہماری دعائیں ضرور سنے گا۔ اس لئے آؤ ہم سب ملکر دعا کریں۔ کہ

اے رب العالمین ہمارے پیارے امام کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرما تاکہ وہ تیرے ارادوں کی تکمیل کر سکے۔ تیری تائید اسکو ہمیشہ حاصل رہے۔ اور تیرے علوم غیبی اس کی ہمیشہ مدد کرتے رہیں۔ جیسا کہ پہلے ہوتا رہا ہے۔ ویسا ہی ہو۔ اے قادر مطلق خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبولیت بخش آمین ثم آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو قطعہ رویا میں فرمایا ہے۔ اور جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے یعنی

> میں آپ سے کہتا ہوں کہ اے حضرت لولاک
> ہوتے نہ اگر آپ تو بنتے نہ یہ افلاک
> جو آپ کی خاطر ہے بنا۔ آپ کی شے ہے
> میرا تو نہیں کچھ بھی۔ یہ ہیں آپ کی املاک

اس قطعہ کے ایک ایک لفظ پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کا لفظ لفظ شاہد ہے کہ آپ کی رگ رگ میں جو جوش جو عزم جو تمنا رچی ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت

کا جھنڈا تمام زمینوں پر نصب ہو۔ تمام فضاؤں میں لہرائے۔ تمام آسمانوں تک بلند ہو۔

یہ قطعہ جو رویا میں حضور کی زبان پر جاری ہوا ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ضرور جلد از جلد صحت کامل عطا فرمائے گا۔ تاکہ حضور اس عظیم الشان کارنامہ کو سرانجام دے سکیں۔ جس کا ذکر حضور نے اپنے پیغام میں کیا ہے۔ اس لئے ہمیں اور بھی زور سے دعائیں مانگنا چاہئیں

> "چل رہی ہے نسیم رحمت کی
> جو دعا کیجئے قبول ہے آج" (مسیح موعود)

مصر کا سوال

مصر میں اس وقت حالات بڑی نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ جو خبریں آ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ بہر صورت نہری علاقہ پر بالجبر قبضہ رکھنا چاہتا ہے۔ اور سوڈان کے معاملات کو بھی مصریوں کی خواہشات کے خلاف اپنی اغراض کے مطابق نپٹانا چاہتا ہے۔ برطانیہ نے پچھلی صدی میں دنیا کی سیاست میں جو عروج حاصل کیا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن زمانہ کروٹیں بدلتا ہی رہتا ہے۔ اب اسکو چاہیئے تھا کہ وہ زمانے کی رو کے ساتھ خود بھی بدلتا اور جس طرح وہ خود آزاد اور خود مختار ہے۔ اسی طرح دوسرے ممالک کو بھی آزاد اور خود مختار ہونے دیتا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی وہ پرانی روش پر ہی قائم رہنے پر مصر ہے۔

خبر ہے کہ برطانیہ تمام نہری علاقہ پر فوجی قبضہ کر رہا ہے۔ اور اس علاقے سے کئی لاکھ مصریوں کو نکال دینا چاہتا ہے۔ یہ بڑی بے انصافی ہے۔ آخر یہ علاقہ مصر والوں کی ملکیت ہے۔ اور ان کی مرضی کے خلاف اس پر قبضہ رکھنا اس زمانے میں تمام جمہوری اصولوں کو پس پشت ڈالنے کے مترادف ہے۔

مصر میں اس وقت جو بدامنی ہے وہ تمام تر برطانیہ کی اس مستبدانہ روش کا نتیجہ ہے۔ اس بدامنی کو مٹانے کے لئے سب سے پہلے برطانیہ پر ہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حیرانی ہے کہ برطانیہ بھی ان قوموں میں سے ایک ہے۔ جو یو۔ این۔ او میں امن امن کی صدا سب سے زیادہ بلند کر رہی ہیں۔ لیکن جب ان کے ذاتی معاملات کا تعلق ہو تو یہ امن امن کی پکار ان کو بالکل فراموش ہو جاتی ہے۔ مصری صرف اپنا جمہوری حق مانگتے ہیں۔ وہ کسی دوسرے ملک پر قبضہ نہیں چاہتے۔ اس لئے ان کی خواہشات کسی قانون کے رو سے ناجائز نہیں ٹھہرائی جا سکتیں۔ عدل وانصاف کا تقاضا ہے۔ کہ جتنی جلد ہو سکے برطانیہ مصر کے ساتھ ایسی شرائط پر سمجھوتہ کر لے۔ جس سے مصر کی خود مختاری پر بھی کوئی قدغن نہ رہے اور جو عالمگیر امن کی سکیم اقوام متحدہ کی انجمن سوچ رہی ہے۔ اور بروئے کار لانا چاہتی ہے۔ اگر واقعی نیک نیتی ہے تو وہ بھی خاطر خواہ سرانجام پا سکے۔

برطانیہ کا امن عالم کے قیام کے بہانے سے مصری علاقہ پر اپنا قبضہ جمائے رکھنا کسی طرح بھی صحیح اور جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اگر یہ علاقہ امن عالم کے لئے اتنا ہی اہم ہے۔ تو اس سے یہی ثابت ہوتا ہے . . . . . .

. . . .

. کہ کم سے کم اس علاقہ کو تو بدامنی کا گھروندا نہ بنایا جائے۔ اور دشمنان امن کو جو بھی ہوں موقعہ نہ دیا جائے۔ کہ وہ اسکو بدامنی کے جواز کے لئے ذریعہ بنا سکیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۳)

کیا احراری محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعوی میں سچے ہیں؟

(از مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب آف کوروال)

جب سے دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا گیا اسی وقت سے ذریت شیطان اپنی سرگرم کارروائیوں میں مشغول رہی اور ہمیشہ ہی شیطان اور اس کے ہمنواؤں نے صداقت کے روشن چراغ کو بجھانے کی کوشش کی۔ مگر ہمیشہ ناکامی و حسرت کا مشاہدہ کیا اور اس زمانہ میں بھی اس تحریک کو دہرایا گیا۔ دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور آیا جس نے صلح و آشتی کا پیغام دیا۔ وہ قادیان کی چھوٹی سی بستی سے مبعوث ہو کر ایک عظیم الشان مقصد کی تکمیل کا عزم لے کر اٹھا۔ وہ اکیلا تھا اور دنیا اس کی مخالف تھی۔ اس کے دوستوں نے اس کا ساتھ چھوڑا۔ اس کے ہمسائے اور ہم مکتب اس کے مخالف ہوئے۔ ہر طبقہ میں اس کے خلاف ایک آگ بھڑکا دی گئی۔ مگر وہ ابراہیم کی مانند اس مخالفت کی آگ سے بچایا گیا۔ اُسے مسیح کی مانند عدالتوں میں ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن خدا تعالیٰ نے اسے عزت دی۔ وہ اکیلا تھا مگر اکیلا نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے مقصد کی حمایت کی اور کیوں نہ کرتا کہ وہ اُسی کا فرستادہ مرسل تھا۔ وہ نہ بے وقت آیا اور نہ بلا حصول مقصد گیا۔ وہ اسلام کی حمایت کے لئے ایک سچی مخلص اور قربانی کرنے والی جماعت اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ دنیا نے اُسے مٹانا چاہا مگر وہ بچایا گیا۔ وہ یقین اور بصیرت سے بھرا ہوا کلام آج اس کے جانے کے بعد بھی دنیا کے لئے مشعل ہدایت ہے بحر ظلمات میں وہ روشنی کا مینار ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا میں نہ آتا۔ دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی۔ لیکن وہ جس نے مجھے بھیجا ہے جانتا ہے۔ ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ وہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا۔ تم یقیناً سمجھو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کریگا۔ اگر تمہارے مرد۔ تمہاری عورتیں۔ تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کیلئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا تعالیٰ تمہاری دعا نہیں سنے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

وہ مامور عین وقت پہ آیا اور مخالفت کی آندھیوں اور دشمنوں کی شرارتوں کے باوجود کامیاب و کامران ہوا۔ دشمن نے ہر ممکن کوشش کی۔ ہر جائز اور ناجائز طریق اختیار کیا۔ لیکن وہ تخم ریزی جو اس مقدس انسان کے ہاتھ سے ہوئی ایک تناور درخت بن گیا اور اس کی جماعت اکناف عالم میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے پھیل گئی اور دنیا کے کونے کونے سے اس جماعت کے کارناموں کی دھوم کی آواز آنے لگی۔ دوست نے تعریف تو کرنی ہی تھی شدید سے شدید دشمن بھی یہ تسلیم کرنے پہ مجبور ہوا کہ آج صفحہ عالم پہ اسلام کی اشاعت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والی یہی جماعت ہے۔ مگر پھر بھی وہ لوگ جو پیٹ کے بندے ہوں جو انبیاء کی لعنت کا طوق گلے میں لٹکانے کے متمنی ہوں۔ یہی جو دنیاوی عزت و شہرت کے حامل ہوں اس مامور کی جماعت کی مخالفت میں پیش پیش رہتے ہیں۔

آج مجلس احرار جو

"مجلس احرار ٹھگوں کی ٹولی اور چوروں کی جمعیت ہے" (احسان ۵ فروری ۱۹۳۶ء)

اور "پنجاب کی وہ لعنت جس کا نام جماعتِ احرار ہے نہ کام کرتی ہے اور نہ کسی کو کام کرنے کا موقع دیتی ہے۔ اشرار کی یہ قبیح حرکت شیرازہ ملت کو برباد کرنے والی ہے۔" (سیاست ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

احمدیت کی ترقی و کامیابی سے جل کر پھر احمدیت کے مٹانے کے خواب دیکھ رہی ہے پھر اسی پرانے دام کو پھیلایا جا رہا ہے جس کی حقیقت اہل فہم پر خوب روشن ہے۔ جب بھی کبھی احرار کی حالت دم واپس کی ہوئی۔ اسی نسخہ کو آزمایا گیا۔ روزنامہ انقلاب نے ان کی سابقہ شورشوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"ہندوستان کے سیاسی میدان میں احراریوں کی حیثیت بہت ہی مضحکہ خیز ہے۔ ایک زمانے میں انہوں نے بیٹھے بٹھائے قادیانیوں کے خلاف طوفان برپا کر دیا اور کہنے لگے کہ ہم اس فرقہ کو نابود کر کے ہی رہیں گے۔ ہوشمند لوگوں نے اسی زمانہ میں کہہ دیا تھا کہ یہ حرکت محض عوام میں شہرت حاصل کرنے کیلئے کی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ چند مہینے کی آوارہ گردی کے بعد احراری اس معاملہ میں ایسے خاموش ہوئے کہ گویا قادیانیوں کا نام و نشان تک مٹ چکا ہے اور اب احراریوں کے لئے کوئی کام باقی نہ رہا۔" (انقلاب (لاہور) ۱۹ دسمبر ۱۹۴۰ء)

خیر وہ زمانہ تھا۔ گذر گیا۔ احمدیت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی رہی اور احراری مخالفت پاکستان میں اپنی شعلہ بار تقاریر کرتے رہے۔ ہندوستان ایک انقلاب عظیم کا شکار ہوا۔ اور الٰہی نوشتوں کے مطابق جماعت احمدیہ دو حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی اور پاکستان میں جماعت احمدیہ کو نئی زمین اور نیا آسمان بنانا پڑا۔ احرار پھر بیدار ہوئے اور جماعت احمدیہ سے پھر الجھ پڑے۔

اب احرار پہلے سے زیادہ ہوشیار تھے اب وہ حکومت کے نشہ میں بہکی بہکی باتیں کرنے لگے۔ تقاریر سے فرعونیت ٹپکنے لگی اور یوں معلوم ہونے لگا کہ اب جماعت احمدیہ ان لوگوں کے ہاتھوں سے نہیں بچے گی۔ احرار نے یہ موقع غنیمت سمجھا۔ جھوٹ پر مخالفانہ عادت پارینہ تھی۔ بدظنی اور بدگمانی ازلی شیوہ تھا۔ احمدیت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام گویا ان کا شب و روز کا پروگرام بن گیا۔ حکومت اور عمائدین حکومت کو بدظن کرنے کی کوشش میں مشغول ہوئے تا احمدیہ جماعت پہ عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے۔ پاکستان بدر کرنے کی دھمکیاں دی جانے لگیں۔ خانہ خدا کو جلا دینا روا سمجھا گیا۔ قتل کے فتوے صادر کئے گئے۔ پاکستان کی فضاء کو حد درجہ مسموم کرنے کی کوشش کی جانے لگی اور یہ سیاسی شاطر مذہبی تبلیغ کی آڑ لے کر ناموس محمدؐ کی حفاظت کرنے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کرنے لگے۔ یہ لوگ اس جماعت کے مٹانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے جسے مٹانے کی کوشش یہ پہلے بھی کئی بار کر چکے۔ مولوی ظفر علی صاحب نے اپنی تقریر میں خوب کہا تھا:۔

"احمدیوں کی مخالفت کی آڑ میں احرار نے خوب ہاتھ رنگے۔ احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلب زر کے لئے ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی ہڑپ کر رہے ہیں۔" (تقریر مسجد خیر دین امرتسر)

ہاں وہی احرار سیدنا حضرت محمود احمد کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے جن کو بقول مولوی ظفر علی صاحب یہ بتایا گیا تھا:۔

"احرارِیو! کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔ تم میں ہے جو قرآن کے سادہ حرف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے تو لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پہ اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے۔ گالیاں اور بدزبانی۔ تف ہے تمہاری غداری پہ۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔"

(تقریر جلسہ مسجد خیر دین امرتسر منقول از خوفناک سازش مصنفہ مولوی مظہر علی اظہر صفحہ ۹۶-۹۵)

یہ احرار پھر اپنا علم پھر ارادے کر رہے ہیں کہ اس جماعت کو مٹا کر دیں۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا۔ لیکن دنیا ایک بار دیکھے گی کہ یہ ذلیل اور خوار ہوں گے اور جماعت احمدیہ ترقی کیلئے بڑھتی جائے گی۔ ہمیں اس امر کی ہمیشہ خواہش ہی رہتی ہے۔ کہ کبھی یہ سیاسی گروہ جو تبلیغ کا لبادہ اوڑھنا چاہتا ہے لیکن مستکار ہونے کی وجہ سے ان کو پورا نہیں آتا۔ کوئی علمی بات بیان کرے۔ کبھی وہ کسی علمی مسئلہ پہ قلم اٹھائیں کبھی وہ قرآن حمید اور احادیث صحیحہ سے سمجھانے کی کوشش کریں۔ مگر ان کی تبلیغ ہمیں گالیاں۔ ہمارے آقا کی توہین اور قتل کی دھمکیاں ہوتی ہے۔ وہ اکثریت کے زعم میں اکثر بے سروپا دھمکیاں دیتے رہتے ہیں۔ یہ پراپیگنڈا کے فن کے ماہر احراری کچھ اس انداز سے ہم سے الجھ رہے ہیں کہ عقل انسانی حیران رہ جاتی ہے کہ اتنا جھوٹ اور فریب بھی انسانی دماغ اختراع کر سکتے ہیں۔

ہمیں اقلیت قرار دینے والو! کبھی اپنے اسلام پہ بھی غور کیا ہے؟ ہمیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے والو! کاش تم میں سے کوئی ہندوستان سے باہر جاتا اور دیکھتا کہ اسلام کن مصائب میں دوچار ہے اور محسوس کرتا کہ جس اسلام کو تم مان رہے ہو کیا وہی حقیقی اسلام ہے۔ ہمیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کہنے والو کبھی تنہائی میں غور بھی کیا ہے۔ کہ تمہارے عقائد آہ۔ تمہارا ایک ایک عقیدہ اس نبی امی اور افضل الانبیاء کی علو شان اور مرتبہ کے خلاف ہے۔ رسول پاکؐ کی زبانی محبت کے دعویدارو کاش تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو سمجھ سکتے۔ کاش تم اس عالی مرتبہ کی تاثیر قدسی سے واقف ہوتے۔ کاش تم سمجھ سکتے کہ قرآن مجید کو ہم کس حیثیت سے مانتے ہیں اور تم اس کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہو۔ تم اشتعال پیدا کرنے کے عادی سہی۔ تم "زندہ باد" اور "مردہ باد" سے فضاؤں کو معمور کرنے پہ قادر ہی سہی۔ لیکن غور تو کرو۔ کہ کیا تمہارے سے عقائد تو اسلام کی توہین نہیں کر رہے ہیں؟ اے احمدی جماعت کو بدنام کرنے والو! کیا تم ہی ناموس محمد صلے اللہ علیہ وسلم پہ ہاتھ نہیں ڈال رہے ہو؟ کیا تم ہی حضور کی عالمگیر رحمت کے منکر تو نہیں۔ کاش تم آئینہ میں اپنی تصویر دیکھ سکو کاش تم شہتیروں کو دیکھ سکو جو تمہاری آنکھوں کی بینائی کو سلب کر رہے ہیں۔ تم مسائل میں الجھنا نہیں چاہتے تم محض جوشِ خطابت کے حامی ہو۔ مگر آؤ دیکھو تو سہی کیا تم ہی اسلام کے دشمن تو نہیں؟ کیا تم اسلام کے نادان دوست تو نہیں؟ کیا تم ہی اسلام کے دشمن اور مصطفےٰ چہرے پہ رستا ہوا ناسور تو نہیں؟۔ (باقی آئندہ)

مسلمان ہرگز کمیونسٹ نہیں ہو سکتا

(از سید فضل الرحمن صاحب فیضی آف منصوری)

جب اجتماع ضدین ممکن نہیں، تو پھر یہ کس طرح باور کیا جا سکتا ہے۔ کہ فلاں صاحب مسلمان بھی ہیں۔ اور کمیونسٹ بھی ہیں۔ کیونکہ مسلمان تو خدائے ذوالجلال کو ماننے والا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار تبع ہوتا ہے۔ اور کمیونسٹ خدا تعالٰے کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سے منکر۔ بایں صورت ایک شخص مسلمان بھی کہلائے اور کمیونسٹ بھی ہو، یہ عقلاً ماننے والی بات نہیں۔

لیکن دیکھنے میں آتا ہے کہ "مسلمانوں" میں بھی کچھ کمیونسٹ ہیں۔ بالخصوص تعلیم یافتہ لوگوں میں سے بعض کا رجحان کمیونزم کی طرف پایا جاتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ بعض دوسرے طبقوں میں بھی اس کا اثر پہنچ رہا ہے۔ انگریزوں کے دورِ حکومت میں تو مذہب پچھلی صف میں چلا گیا تھا۔ اور لامذہبی پیش پیش تھی۔ مگر اب تو خدا کے فضل سے پاکستان حاصل ہو گیا ہے۔ اور یہ اسلامی حکومت ہے۔ امر ہے کہ کسی مسلم طبقہ میں کمیونزم جیسی دہریت کا پایا جانا یقیناً بڑے اندھیر کی بات ہے!۔۔۔ سوچئے کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ اس دہریت کی بنیاد دراصل انگریزی اقتدار کے زمانہ میں پڑی تھی اس وقت جبکہ انگریزی تعلیم ہی پیٹ پالنے کا ذریعہ قرار دی گئی۔ تو مسلمانوں کے ترقی پسند طبقے نے بھی عربی فارسی تعلیم کو الوداع کہنا شروع کر دیا۔ ۔۔۔ اور انگریزیت سے دل لگا کر، پھر آہستہ آہستہ اپنی روایات اپنی تاریخ اور اپنے تمدن سے ناآشنا ہو گئے۔ انگریزی زبان سے ان کے سامنے یورپین خیالات پیش کئے۔ یورپین اقوام کی تاریخ، یورپین فلسفے کا رطب دیابس۔ اور یورپ کی مادہ پرست سیاسی تحریکات یکے بعد دیگرے مسلمانوں کے سامنے آئیں۔ اور وہ غلامی کی حالت میں ان سے متاثر و مرعوب ہوتے رہے ۔۔۔۔۔۔ حتیٰ کہ دین اسلام سے ان کو عملاً کوئی واسطہ نہ رہا۔ نماز روزے سے بھی گئے۔ اور نیچری یا ترقی پسند کہلائے مزید ستم یہ کہ انگریزی دور میں جب لامذہبی نے فروغ پایا۔ تو مولویت کی قدر مارکیٹ میں گر گئی۔ کیونکہ انگریزی دان طبقہ کے "فلسفیانہ" اعتراضات کا معقول و مدلل مقابلہ اس وقت کے سیدھے سادے مولوی صاحبان کے بس کی بات ظاہر نہ ہوتی۔ بعض دستار بند بزرگ تو معترضین پر لاحول پڑھتے ہوئے اپنے حجروں میں محصور ہو گئے۔ اور عام مولوی صاحبان صرف مساجد اور مدرسوں کے ذریعہ محلہ داروں پر قومی ٹیکس بن کر زندگی گذارنے لگے۔ قوم کی دینی ضروریات سے ان کو عملاً کوئی سروکار نہ رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا ترقی پسند طبقہ اسلامیات سے بیگانہ رہ جانے کی وجہ سے دہریت کا شکار بن گیا۔

ستم بالائے ستم یہ کہ قوم کی سیاسی قیادت بھی رفتہ رفتہ انگریزی دان طبقہ کے ہاتھوں میں آ گئی بڑوں کے جیسے خیالات ہوں۔ چھوٹے ویسا ہی اثر لیا کرتے ہیں۔ اکابر کے زیر اثر تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بھی ایک عام آزاد خیالی اور بے دینی کی رَو چل پڑی "مسلم" کمیونسٹ بالعموم اسی طبقہ میں سے نکلے ہیں۔

دوسری طرف کمیونزم کو لیجئے۔ یہ زمانہ حال کی یورپ سے آئی ہوئی ایک لامذہب و مادہ پرست عالمگیر سیاسی تحریک ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ آجکل کی نام نہاد "مذہب پروری"، لیکن سخت ظالم اور برسر اقتدار سرمایہ داری کو ہر طرف کچل دیا جائے اور اس کی جگہ ہر ملک میں فلاکت زدہ مزدور طبقہ ۔۔۔۔۔۔ قطعی لامذہب بنا کر ۔۔۔۔۔۔ برسرِ حکومت لایا جائے۔ یعنی کمیونزم ایک انقلابی تحریک ہے جو لامذہب سرمایہ داری کا لامذہب ردِ عمل بن کر نمودار ہوئی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ آجکل کی بے رحم سرمایہ داری نے طبقۂ غرباء کے لئے بہت سے غلامی کے طوق وضع کر رکھے ہیں۔ جن کی وجہ سے غریب مزدوروں کی حیثیت بے زبان جانوروں کی طرح ہو کر رہ گئی ہے سوسائٹی کے اندر سرمایہ کی قوت کا چند ہاتھوں میں آ جانا اور عوام کا عام ضروریات زندگی پورا کرنے سے بھی مجبور و محروم ہونا، انسانیت کے لئے ایک ناقابل برداشت صورت ہے۔ لیکن اس صورت کو بدلنے یا رد و اصلاح کرنے کے لئے جو عملی پروگرام کمیونزم پیش کرتی ہے وہ سطحاً تو دلفریب ہے۔ مگر حقیقت میں ایک سراب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اس کی بنیاد حق و انصاف پر نہیں بلکہ جذبہ انتقام پر قائم کی گئی ہے۔

کمیونزم کے اصول، مساوات و غریب پروری چونکہ اسلام کی عالمگیر تعلیم سے ماخوذ ہیں۔ اس لئے بعض ناواقف مسلمان اس دھوکے میں آ جاتے ہیں کہ اسلام و کمیونزم میں کوئی عملی مطابقت ہے مثلاً امیر و غریب کا فرق مٹانے کے لئے کہا جاتا ہے کہ کاروبار زندگی میں انفرادی جدوجہد کے بجائے حکومتی جدوجہد یعنی سوشلزم کا طریق رائج ہونا چاہئے تا شخصی سرمایہ داری جڑ سے اکھڑ جائے۔ چاہئے کہ حکومت ہر شخص سے کام لے۔ حکومت ہی ہر شخص کو اس کی واجبی ضروریات کے مطابق مساوی خرچ دے۔ اور اگر کسی شخص کی آمدنی زیادہ ہو تو وہ بحق حکومت گورنمنٹ کے خزانہ میں داخل ہونی چاہئیے کمیونسٹ کہتے ہیں کہ حکومت کی نگرانی میں جب سب کام ہوں گے تو پھر غریبوں کی آہ و بکا اور ان کی تکالیف مٹ جائیں گی۔ حصہ رسدی برابر ہونے کے سبب غریب اور امیر کا فرق بھی سوسائٹی میں سے جاتا رہے گا۔ بالفاظ دیگر "مساوات" قائم ہو جائے گی ۔۔۔۔۔۔ مسلمان کہنے لگتے ہیں۔ کہ سبحان اللہ یہ تو عین اسلام کے مطابق ہے ۔۔۔۔۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ حصول مدعا کے لئے جو طریق کار بنایا گیا ہے۔ وہ صریحاً اسلام کے خلاف ہے۔

مثلاً سوشلزم کا مذکورہ بالا حکومتی طریق اختیار کیا جائے۔ تو لازماً پھر کاموں کی تعیین و تجویز بھی حکومت ہی کرے گی۔ اور اپنے مجوزہ و مقررہ کام اختیار کرنیوالوں کو ہی حسب ضرورت مساوی معاوضہ دے گی۔ لیکن ایسی حکومت کی باگ ڈور اگر لامذہب کمیونسٹوں کے ہاتھ میں آ جائے۔ تو مذہبی کاموں کو ان کی حکومت کام ہی نہیں سمجھے گی اور نہ ان کاموں کے معاوضے دے گی ۔۔۔۔۔ انجمن حمایت اسلام کو بند کرنا پڑے گا۔ کیونکہ کمیونسٹ جب اسلام ہی کو نہیں پہچانتے تو حمایت اسلام کے کیا معنے؟ تاج کمپنی لمیٹڈ کو بھی دیوالیہ ہونا پڑیگا کیونکہ لامذہب حکومت کی نگاہوں میں اشاعت قرآن مجید کا کام کوئی کام نہیں رہے گا۔ پھر وہ اس کو کیوں جاری رہنے دے گی؟ کوئی مسلمان اگر زیادہ محنت و مشقت کر کے اپنی ضروریات سے زیادہ روپیہ پیدا کرے گا، تو وہ زیادہ روپیہ بحق حکومت ضبط کر لیا جائے گا تا آئندہ کوئی مسلمان اس قابل نہ ہو سکے کہ کبھی زکوٰۃ دے، کبھی حج کرے یا صدقہ و خیرات کر سکے، اور دنیا سے کوچ کرتے وقت کوئی ورثہ چھوڑ سکے۔ شاہی مساجد اور مسلم اوقاف کی دیکھ بھال سے، بزرگان دین کے مزاروں کی نگرانی سے کمیونسٹوں کو کوئی واسطہ و مطلب نہیں ہو گا۔ کیونکہ ان چیزوں کا تعلق مذہب سے ہے۔ اور کمیونسٹوں کے نزدیک مذہب (نعوذ باللہ) افیون جیسی نشہ آور اور قابل نفرت چیز ہے! ظاہر ہے کہ اگر کسی اسلامی ملک میں کمیونسٹ غریب ناواقف مسلمان مزدوروں سے ووٹ حاصل کر کے اپنی حکومت قائم کر لیں تو اس ملک سے یقیناً اسلامی روایات اور اسلامی کاموں کا ایک ایک کر کے خاتمہ ہو جائے گا ۔۔۔ لیکن کوئی باعزت مسلمان ایسی گورنمنٹ کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور تو دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ کمیونسٹوں کا پروپاگنڈا "مساوات" بھی اسی قسم کا ہے۔ اکثر سیاح جانتے ہیں۔ کہ خود سوویٹ روس میں کمیونزم ابھی تک اقتصادی مساوات قائم نہیں کر سکی۔ وہاں آج بھی موسیو اسٹالن و دیگر اعلیٰ حکام و فوجی افسران کی تنخواہیں بسبب ان کے اعظم کاموں پر مامور ہونے کے دوسرے کام کرنیوالوں کی تنخواہوں سے بہت زیادہ ہیں۔ اور ان سے نیچے کے طبقات میں بھی بتدریج آمدنی کا فرق نمایاں ہے۔ کاشتکار اور مزدور بھی اپنی اپنی جگہ اس فرق سے مبرّا نہیں ۔۔۔۔۔ اس سے ثابت ہے کہ کمیونزم کا نظریۂ "مساوات" قابل عمل نہیں۔ محض ایک وقتی پروپاگنڈا ہے۔

سوسائٹی میں اصلی مساوات قائم کرنے اور امیر و غریب کا فرق مٹانے کے لئے جو اسلام نے تعلیم دی ہے۔ وہ سراسر حق و انصاف پر مبنی ہے اسلام عمل صالح کے ساتھ انفرادیت کو ابھارتا ہے تا اچھے افراد سے اچھی سوسائٹی قائم ہو۔ کوئی شخص زیادہ محنت و مشقت کے ذریعہ زیادہ کمائی یا روپیہ پیدا کرے تو اسلام اس کے حق کو جائز تسلیم کرتا ہے۔ کسی شخص کو یا کسی ادارہ یا گورنمنٹ کو اس کے انفرادی حق میں خواہ مخواہ کی دخل اندازی کا حق نہیں دیتا۔ تاکہ ناانصافی کے دروازے نہ کھل جائیں پھر انفرادی آزادی کے ساتھ اسلام غرباء کے حق کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ اور ایسی سہل اور قابل عمل تعلیم دیتا ہے کہ دنیا کی جو سوسائٹی اس پر کاربند ہو وہ بغیر دوسروں کے حقوق پر چھاپہ مارنے کے امیر و غریب کا فرق اپنے اندر سے دور کر سکتی ہے۔ کیونکہ اسلام میں سود کی ممانعت اور حج زکوٰۃ و ورثہ کے احکام اور صدقہ و خیرات کے محرکات دولت کو چند ہاتھوں میں یا چند گھرانوں میں نہیں رہنے دیتے۔ بلکہ اسکو لازمی شرح و تقسیم کے ساتھ سوسائٹی میں بتدریج گھماتے رہتے ہیں۔ تا دولت کا فائدہ عام ہو اور کوئی شخص ضروریات زندگی سے محروم نہ رہے تاریخ بتاتی ہے کہ جب تک اسلام کے لازمی اور طوعی طریقوں کے مطابق مسلمان سرمایہ دار عمل پیرا رہے مسلم سوسائٹی کے اندر کوئی مفلوک الحال یا محتاج تلاش کرنے پر بھی نہیں ملتا تھا۔ خلافت راشدہ کا زمانہ بالخصوص اس صورت کا گواہ ہے

کمیونزم کا اقتصادی پروگرام انفرادی آزادی یا انفرادی جدوجہد کا دروازہ بالکل بند کر دینا چاہتا ہے۔ اور صرف حکومتی جدوجہد کو بروئے کار لانے کی کوششوں میں ہے۔ حالانکہ تاریخ اور مشاہدہ دونوں اس امر پہ گواہ ہیں کہ دنیا میں علمی یا مادی اصنعتی یا سائنٹفک جملہ ترقیات کی ابتداء انفرادیت سے ہوتی۔ اور وہ انفرادی کاوشوں کی رہین منت ہیں۔ اسلئے فردی آزادی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ کمیونزم کے برخلاف اسلام

(باقی دیکھو ص ۸ پر)

میری امّاں جان مرحومہ

(از چودھری بشیر احمد صاحب کراچی)

میری والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ ۲۲ ستمبر ۱۹۵۱ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی فضل الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف کھاریاں کی بڑی بیٹی تھیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر قریباً ۶۸ برس تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سے اوصافِ حمیدہ سے متصف فرمایا تھا۔ آپ فرمایا کرتی تھیں کہ جب میں تمہارے ابا چوہدری محمد ابراہیم صاحب سماعیلہ ضلع گجرات کے گھر آئی۔ تو اس بات کا مجھے بہت غم تھا۔ کہ علم دین میں بہت ناقص ہوں۔ چونکہ اپنے والدین کے گھر بڑی بچی ہونے کی وجہ سے مجھے زمیندارہ کام میں بچپن گذارنا پڑا۔ اس لئے دینی تعلیم میں اپنے دوسرے بہن بھائیوں سے بہت پیچھے رہ گئی تھی۔ میرے منشی محمد حسین صاحب مرحوم (جو میرے رشتہ میں چچیرے بھائی تھے) سے قرآن پڑھنا شروع کیا۔ وہ چونکہ زمینداری ماحول کی وجہ سے اکثر باہر رہتے تھے۔ اس لئے اپنے گھر کا کام کاج ختم کر کے ان کے پیچھے پھر کر قرآن کریم کا سبق لیتی تھی۔ اور اس طرح قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی۔ امّاں جان نے گاؤں کے تمام احمدی بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دی۔ بلکہ گاؤں کے تمام دینی اور دنیاوی تعلیم کی محرک آپ تھیں۔ سینکڑوں بچوں اور بچیوں نے آپ سے تعلیم حاصل کی۔ دراصل بالواسطہ یا بلاواسطہ امّاں جان کے وجود سے ہی موضع سماعیلہ اور گردو نواح کے بعض گاؤں میں احمدیہ جماعتیں قائم ہوئیں۔

آپ کی زندگی دین کے لئے وقف تھی:- آپ دین کی عاشق تھیں۔ ۱۹۳۴ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ تو میرے برادر بزرگوار چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے بھی زندگی وقف کروائی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد بھائی جان رخصت پر تشریف لائے۔ رخصت ختم ہونے پر بھائی جان نے جانے کیلئے مستعدی نہ دکھائی۔ امّاں جان کو شک گذرا۔ کہ شاید وقف سے جی چرا رہے ہیں۔ آپ سخت غمگین ہو گئیں۔ اور نہایت غصہ میں فرمایا "جس گھر میں کوئی خدا تعالیٰ سے وعدہ خلافی کر کے دبیگا۔ میں اس میں نہیں رہ سکتی"۔ اور آپ گھر سے فوراً نکل گئیں۔ بھائی جان اسی وقت ان کے پیچھے بھاگے۔ معافی مانگی اور اسی وقت ڈیوٹی پر حاضر ہونے کیلئے روانہ ہو گئے۔ ۱۹۴۲ء میں میں نے زندگی وقف کر دی اس پر امّاں جان نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا۔ میں گھر رخصت پر تھا کہ "الفضل" میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے کسی نوجوان کے وقف زندگی کے سلسلہ میں منسوخ کا اعلان شائع ہوا۔ امّاں جان مجھے فرمانے لگیں "دیکھو بیٹا تم نے بھی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ جس وقت تمہارا معاہدہ مہرو میں ختم ہو۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کر دو"۔

دین کے لئے قربانی اور ایثار:- گذشتہ فسادات میں جب قادیان میں حفاظت کے لئے آدمی درکار تھے۔ ہمارے گھر کا کوئی فرد حفاظت کے سلسلہ میں قادیان جانے کے قابل نہیں تھا۔ برادرم خالد صاحب سندھ میں ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ تھے۔ میں جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے حفاظت کے سلسلہ میں رخصت لے کر قادیان آیا ہوا تھا۔ اور اباجان سندھ میں مقدمہ کے سلسلہ میں تشریف لے گئے تھے۔ گھر میں ہمارے ایک عزیز عبد الغنی صاحب (درویش) آف کھاریاں کام کاج کے لئے رہتے تھے۔ امّاں جان نے ان کو فوراً تیار کرا کر قادیان بھجوا دیا۔ حالانکہ گھر میں زمیندارہ کام کے لئے ایک آدمی کا رہنا ضروری تھا۔ کیونکہ تین چار بھینسیں اور دو گھوڑیوں کی سنبھال کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس موقعہ پر آپ خود اپنی بیٹیوں کو ساتھ لیکر کھیت میں جاتیں۔ اور جانوروں کے لئے چارہ لاتیں۔

صبر اور توکل:- اللہ تعالیٰ نے امّاں جان کو غیر معمولی صبر کی طاقت عطا فرمائی تھی۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ہمارے خاندان کے کئی قیمتی وجود ایک ایک کر کے جدا ہوئے۔ ان سب کی وفات پر امّاں جان نے نہ صرف صبر کیا۔ بلکہ ہم سب کو صبر کی تلقین کی۔ ہر مصیبت میں امّاں جان مرحومہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرتی تھیں۔ ایسا توکل کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آناً فاناً آتی تھی۔ ایک دفعہ ہنگامی کام کی وجہ سے کچھ روپیہ کی اشد ضرورت تھی۔ بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ امّاں جان اٹھ کھڑی ہوئیں۔ اور ایک دوکاندار کو بلا کر گھر کی ضرورت کے لئے جو غلہ اندوختہ تھا۔ وہ سب فروخت کر دیا۔ اس کی قیمت قریباً ۵۰۰/- روپے وصول ہوئی۔ آپ نے اسی وقت سیکرٹری مال کو بلایا اور فرمایا۔ کہ ہمارا ۲۰۰/- روپے بقایا ہے۔ یہ وصول کر لیجئے۔ چندہ ادا کرنے کے بعد فرمانے لگیں "مجھے یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرورت پوری کر دیں گے۔ لیکن چندہ کے بقایا کی وجہ سے مجھے خفگی تھی۔ اب انشاء اللہ ضرور کوئی بندوبست ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا احسان ہوا۔ کہ شام ہونے سے قبل ہی وہ ضرورت پوری ہو گئی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

تبلیغ:- ہر عمل آپ کا تبلیغ تھا۔ گذشتہ سالوں میں جماعت احمدیہ سماعیلہ میں کئی نوجوان احمدی ہوئے ان میں اکثر وہ تھے۔ جو بچپن میں آپ سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرتے رہے تھے۔ گاؤں میں جو نئے احمدی ہوتے تھے۔ ان کو یہ تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ کہ ان کے بیوی بچے احمدی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ امّاں جان ان کے احمدی ہونے سے قبل ان کی بیویوں کو احمدیت کی تبلیغ کی ہوتی تھی۔ یوم تبلیغ کے موقعہ پر یا دوسرے اسلامی اجتماعوں کے موقعہ پر دوسرے گاؤں میں جہاں احمدی تھوڑے ہوتے تھے تربیت کے لئے اور تبلیغ کے لئے تشریف لے جاتی تھیں۔ آپ کی انتھک محنت اور استقلال دیکھ کر بعض اوقات مردوں کو بھی شرم محسوس ہوتی تھی

خدمتِ خلق:- امّاں جان ہر رنگ میں اور ہر وقت خدمتِ خلق میں مصروف رہتی تھیں۔ ہمارے گاؤں کی گلیاں عموماً اور خصوصاً وہ گلی جو ہماری طرف آتی تھی۔ بہت تنگ ہے۔ ہمارے ایک پڑوسی جن کا اس گلی میں بہت حصہ ہے نئے مکان بنا رہا تھا۔ زمیندار لوگ چونکہ تنگ گلیوں میں سے چارہ وغیرہ لاتے وقت بہت تکلیف ہوتی تھی۔ اس لئے کئی ایک کی خواہش تھی۔ کہ مذکورہ پڑوسی گلی کے لئے کچھ جگہ چھوڑ دے۔ لیکن چونکہ اس سے یہ امید کم کی جاتی تھی۔ کہ جگہ چھوڑے گا۔ اس لئے کسی نے ہمت نہ کی۔ حضرت امّاں جان کو پتہ لگا۔ تو خود تشریف لے گئیں۔ اور نرمی سے اسے سمجھایا۔ وہ بنیادوں سے مٹی نکال چکا تھا۔ اس نے فوراً مستریوں اور کاریگروں سے کہا کہ یہاں گلی کے لئے جگہ چھوڑ دو۔ اور نئی بنیادیں نکالو۔ اسی طرح انہوں نے متعدد رفاہِ عام کے کام کئے۔ امّاں جان کی وفات پر ہمارے علاقہ میں کہرام مچ گیا۔ نہ صرف اپنے گاؤں میں بلکہ نئی نزدیک کے گاؤں میں متواتر کئی دن تک ان کے محاسن کا ذکر ہوتا تھا۔

اباجان کے رشتہ داروں سے سلوک:- بعض عورتوں میں یہ مرض ہوتا ہے۔ کہ خاوند کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک نہیں کرتیں۔ لیکن امّاں جان ہمارے آبائی رشتہ داروں سے نہایت محبت اور شفقت کا سلوک کرتی تھیں۔ بلکہ بعض ایسے رشتہ داروں سے جو کہ اباجان بھی کھچے رہتے ہوتے تھے۔ نہایت نیک سلوک کرتی تھیں۔ آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد ایک پرانے آبائی عزیز نے باچشم پُرنم یہ ذکر کیا۔ ہماری دادی صاحبہ کے وقت ان کی اتنی خاطر و خدمت اور عزت افزائی نہیں ہوتی۔ جتنی امّاں جان کرتی تھیں۔

بیمار پُرسی:- ایک حادثہ کی بناء پر انہوں نے عہد کر لیا تھا۔ کہ بچوں کی آنکھوں کی بیماریوں کا علاج مفت کیا کریں گی۔ انہوں نے اچھے حکیموں اور نیز ڈاکٹروں سے آنکھوں کی دوائیں تیار کروا رکھی ہوئی تھیں۔ اور ساری عمر مفت علاج کرتی رہیں۔ عام بیماریوں کے علاج میں بھی وہ خدمت کرتی تھیں گو حکمت نہیں جانتی تھیں۔ لیکن قدرتی فراست اور تجربہ کی بناء پر ایک کامیاب حکیم تصور کی جاتی تھیں بعض اوقات بڑے خطرناک مریضوں کو ان کے سادے سے علاج سے شفا ہو جاتی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مخلوقِ خدا کی ہمدردی کی وجہ سے وہ بے چین ہو جاتی تھیں۔ اور دوا سے زیادہ دعا پر زور لگاتی تھیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی دوا اور دعا میں برکت دی تھی۔ اگر ان کو علم ہو جاتا۔ کہ گاؤں میں کوئی خطرناک بیمار ہے۔ تو بیمار اگر بچہ یا عورت ہوتی۔ تو اسی وقت بیمار پرسی اور خدمت کے لئے تشریف لے جاتیں۔ رات کو بیماروں کے لئے بے قرار ہو کر دعائیں کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان، دوا اور دعا میں برکت دی تھی۔

دعائیں:- آپ دعاؤں کا سرچشمہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا عشق تھا۔ اور دعائیں ایسے ایسے الفاظ استعمال کرتی تھیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جلدی جذب کر لیں۔ آپ بہت وسیع دعائیں کرتی تھیں۔ اور اپنوں اور غیروں کو اس میں شامل کرتی تھیں۔ ایک دفعہ آپ اس طرح دعا فرما رہی تھیں "یا الٰہی آپ تو فرماتے ہیں۔ کہ آپ بیمار کی دعا سنتے ہیں۔ یا الٰہی میں بیمار ہوں۔ یا الٰہی آپ تو فرماتے ہیں۔ کہ میں ماں کی دعا کو سنتا ہوں۔ یا الٰہی میں ماں ہوں۔ یا الٰہی آپ تو فرماتے ہیں۔ کہ آپ مضطر کی دعا سنتے ہیں یا الٰہی میں مضطر ہوں۔" آہ!!! کس قدر قیمتی اور نایاب خزانے سے ہم محروم ہو گئے یا اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائیے۔ آمین

وفات:- امّاں جان مرحومہ اپنے ایک چچیرے بھائی حافظ محمد حیات صاحب مرحوم کی وفات پر ۲۲ ستمبر ۱۹۵۱ء کو کھاریاں تشریف لے گئیں۔ آپ کے وہاں پہنچنے سے قبل ان کو دفنایا جا چکا تھا آپ قبرستان میں دعا کے لئے تشریف لے گئیں واپسی پر رستے میں دل پر حملہ ہوا۔ اور گاؤں سے تھوڑی ہی باہر احمدیہ مہمان خانہ میں صاحب فراش ہو گئیں۔ اور قلیل سے وقفہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئیں۔ ان کی وفات کے وقت اباجان اور ان کی اولاد میں سے کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ معلوم ہوتا ہے۔ قبرستان میں اپنے چار پیاروں کی ہاں ان پیاروں کی جن کے علم، عقل اور تقوے پر ان کو ناز تھا۔ قبریں دیکھ کر دل پر اثر ہوا ....

اللہ تعالیٰ کو اس طرح منظور تھا۔ کہ وہ چار قبریں پانچ ہو جائیں۔ آہ کتنے بہترین وجود ہم سے جدا ہوئے۔ بظاہر ان عظیم نقصانات کی تلافی محال نظر آتی ہے۔ لیکن کوئی امر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محال ہو؟ ہرگز نہیں۔ اللّٰھم ارحم علینا آمین

اولاد:- امّاں جان کی اولاد میں ہم دو بھائی اور چار بہنیں ہیں۔

درخواست دعا:- ہم ایک غمزدہ خاندان ہیں۔ ہمارے بہترین وجود ہم سے جدا ہو گئے ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیاروں کو جنت میں بہت اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔ اور ہمیں ان کی طرح خادمِ دین بنائیں آمین

درخواست دعا

محمد اسمٰعیل صاحب ٹھیکیدار بصیر پور ضلع منٹگمری کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

کا اقتصادی پروگرام دراصل انفرادیت اور حکومت دونوں کو لیتا ہے۔ یعنی اسلامی نظام میں ایک حد تک حکومت کی دخل اندازی بھی ہے۔ اور ایک حد تک افراد کی آزادی بھی۔ مثلاً زکوٰۃ و ورثہ کے احکام گورنمنٹ کی نگرانی میں جاری ہوں گے۔ اور حج و صدقات کے ذاتی فیصلہ پر لیکن نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہے۔ یعنی دولت کا چند ہاتھوں میں جمع نہ ہونا بلکہ امراء کے قبضہ میں سے نکل کر غرباء کے پاس بھی پہنچتے رہنا۔ اور یہ پہنچنا بھی احسان کے رنگ میں نہیں، بلکہ حق و ثواب کے رنگ میں ہے۔

اسلامی نظام میں قومی بیت المال بھی ایک نہایت مفید ادارہ ہے۔ اور بہت سی قومی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ اس ادارہ کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ لاوارث یتامیٰ و مساکین نیز اپاہج اور ایسے لوگوں کی جو کسی لاعلاج نقص کے سبب کام نہ کر سکیں۔ خوراک و لباس اور مکان و دیگر ضروریات کا انتظام کرے۔ بیت المال کے ذریعہ جب واقعی محتاج انسانوں کی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں۔ اور کس مپرسی ناپید ہو جائے۔ تو پھر اقتصادی مساوات کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر کام کرنے والا انسان انفرادی طور پر معاشی جد و جہد کے لئے آزاد ہے۔ اور محتاجوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

لیکن اسلام نے اقتصاد سے بالا۔ اخوت و محبت کے معیار پر انسانوں کے درمیان وہ سوشل مساوات قائم کی ہے۔ کہ دنیا کی تاریخ آج تک اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسلامی تعلیم نے مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ یہ اور بات ہے۔ کہ بعد کے دورِ تنزل میں دوسری اقوامِ غالب کی خصوصیات سے متاثر ہو کر مسلمانوں نے رفتہ رفتہ اپنی اسلامی ہیئت بدل لی۔ اور اسلامی مساوات کو بھول گئے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب تک مسلمان اسلام کی تعلیم پر کاربند رہے۔ ان میں بہترین مساوات قائم رہی۔ اور اب بھی اسلام کی طرف عملاً رجوع کرنے سے وہی مساوات از سرِ نو قائم ہو جائے گی۔

اسلام جیسے بلیغ و محکم نظام کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کہلانے والے کا کمیونزم یا مغربی سوشلزم کی طرف متوجہ و مائل ہونا دراصل لاعلمی یا لامذہبی کے سبب ہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ کوئی شخص مسلمان ہو کر کمیونسٹ نہیں ہو سکتا۔

لیکن یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ صرف کمیونسٹوں کو برا بھلا کہنے سے کچھ حاصل نہیں۔ وہ لوگ مذہب اسلام سے ناآشنا ہیں۔ اور غیر اسلامی سرمایہ داری کے مظالم کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ نیز اپنی انتقامی جد و جہد میں وہ اسلامی اور غیر اسلامی نظریات کے فرق کو نہیں پہچانتے۔ صرف جذبات کی رو میں بہ رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ان کو متانت و سنجیدگی سے سمجھانے اور اسلام کی طرف لانے کے لئے ہمدردانہ و مسلسل کوششیں جاری رکھی جائیں۔ تاکہ وہ پہلے

اسلام کو اچھی طرح سے سمجھ لیں۔ اور پھر انشراح صدر کے ساتھ شوق و اخلاص سے اسلام کی خدمات میں لگ جائیں۔ نیز ہم کو چاہیئے۔ کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہم اسلامی سوسائٹی میں سے سود کی لعنت کو بہت جلد ختم کر دینے کی کوششیں کریں۔ کیونکہ سود کے ذریعہ ہی دولت سوسائٹی میں سے سمٹ کر چند سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں آجاتی ہے اور اکثریت کو ان کا غلام بنا دیتی ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہم امراء کو بھی اپنی اصلاح کرنے کی طرف پوری توجہ دلائیں۔ اور ہمدردی سے ان کو سمجھائیں۔ کہ قبل اس کے کہ زمانہ کے حالات ان کو اصلاح پر مجبور کریں۔ وہ خود اپنی اصلاح کر لیں۔ اس طرح امیر و غریب کا تکلیف دہ فرق پھر خود بخود مٹ جائے گا۔ اور اسلامی اخوت و مساوات کا ماحول نظر آنے لگے گا۔

کمیونزم اور اسلام کے نظریات کا بین فرق تفصیلی طور پر معلوم کرنے کے لئے ناظرین کرام اور کمیونسٹ حضرات بھی حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کا مطبوعہ لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اس سے آپ کے علم میں انشاء اللہ بیش بہا اضافہ ہوگا۔ اور اسلام کے اعلیٰ نظریات کی تبلیغ و اشاعت کے لئے آپ کے اندر ایک صحیح جذبہ اور شوق عمل پیدا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی تعلیم کے مطابق پوری طرح عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاہم دوسروں کے لئے اچھا اور قابل تقلید نمونہ ثابت ہوں۔ اور تا پھر سے مسلمان ہر طرف صحیح معنوں میں معزز طاقتور اور سربلند نظر آئیں۔ آمین ثم آمین۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) مجھے بہت عرصہ کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے ملازمت مل گئی ہے احباب سے درخواستِ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے برسرِ روزگار رکھے۔ اور والدین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ خالد جاوید کلرک آرڈیننس ڈپو کالا ضلع جہلم۔ (۲) خاکسار اس سال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ اس لئے بزرگانِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد رفیق ٹی۔آئی۔ہائی سکول چنیوٹ۔ (۳) میری ہمشیرہ صاحبہ عرصہ دو سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ کلی صحت کے لئے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ مستری چراغ الدین گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول رسول ضلع گجرات۔ (۴) میرا بچہ ناصر احمد عمر ۴ سال ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہے۔ احباب کرام اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الحکیم احمدی

"اعلان انتقال اراضی ربوہ دار الہجرت ۶ع"

اراضی ربوہ کے متعلق مندرجہ ذیل انتقالات لیز کے بارے میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو ان انتقالات کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو۔ تو اعلان ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مطلع فرمائیں۔ ورنہ بعد میں کوئی شکایت نہیں سنی جائے گی۔

نمبر شمار	قطعہ / بلاک	محلہ	رقبہ مرلے	رقبہ کنال	حاصل کردہ	انتقال بنام
۲۰	۲۲ / ۱۸	سس (دار الرحمت)			بابو کرامت اللہ صاحب انبالوی سلانوالی حال محلہ الف ربوہ مقاطعہ ۲۹۷؍	ڈاکٹر محمد احسان صاحب انبالوی حال ترک میڈیکل ہال، رنگ بازار سیالکوٹ
۲۱	۴۵ / ۱۹	سس د	،،	،	چوہدری نذیر احمد صاحب سرگودھوی سابق درویش بذریعہ چوہدری عبد العزیز صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا	مولوی اسد اللہ خانصاحب ظفر دیہاتی مبلغ
۲۲	۱۶ / ۱۸	سس ز	،،	،	کریم بخش صاحب دوکاندار محلہ الف ربوہ	چوہدری محمد دین صاحب ریلوے روڈ نواب شاہ سندھ
۲۳	۴۸ / ۱۸	سس د	،،	،	چوہدری سلطان احمد صاحب بسراء دفتر امانت تحریک جدید ربوہ	فضل حق صاحب برادر حافظ محمد رمضان صاحب ربوہ

نوٹ:۔ دس مرلہ قطعات کی فروخت آئندہ کے لئے روک دی گئی ہے۔ چونکہ یہ قطعات احکام ممانعت سے پہلے فروخت ہو چکے تھے۔ اس لئے ان کا اعلان کروایا جا رہا ہے۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

فروری ۱۹۵۲ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

اپنے چندہ کی رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں
(۱) اپنے فائدہ کے لئے (۲) سلسلہ کے فائدہ کے لئے
(۳) تاخیر سے بچنے کیلئے (۴) تاکہ رقم ڈاکخانہ میں نہ پھنسے

شرح چندہ:۔ سالانہ ۲۴/- ششماہی ۱۳/- سہ ماہی ۷/- روپے

حفاظتی کونسل یہودیوں کے جارحانہ اقدامات کو روکنے میں ناکام رہی ہے

عمان - ۲۹ جنوری - اردن کی حکومت نے حالیہ یہودی جارحانہ اقدامات کے متعلق جو احتجاجی یادداشت اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی کو روانہ کی ہے - اس میں ان اقدامات کو مشرق وسطیٰ کے امن و سلامتی کے لئے شدید خطرہ سے تعبیر کیا گیا ہے ۔

یادداشت میں یہودی حملوں کو ختم کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے - اور کہا گیا ہے کہ یہودی جو حملے کرتے ہیں - وہ عارضی صلحنامہ کی صریح خلاف ورزی اور امن و سلامتی کے لئے خطرناک ہیں - مخلوط صلح کمیشن نے ان تمام واقعات کا ذمہ وار یہودیوں کو ٹھہرایا ہے - گرچہ بدقسمتی سے حفاظتی کونسل نے ان واقعات کے تدارک کے لئے اب تک کوئی قدم نہیں اٹھایا -

یادداشت میں آگے چلکر کہا گیا ہے "اردنی حکومت نے اب تک خاموشی سے انتظار کرنے کا رویہ اختیار کر رکھا ہے - کیونکہ وہ اس صلحنامہ کے احترام کی خواہاں ہے - جو حفاظتی کونسل کی درخواست پر کیا گیا تھا - لیکن اب زیادہ عرصہ تک یہودی اشتعال انگیزی کو برداشت کرنا اسکے لئے دشوار ہوگا - اگرچہ ایسا اقدام امن کو خطرہ میں ڈال دیگا -

یادداشت کی نقول اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس پیرس میں شرکت کرنے والے عرب وفود کے لیڈروں اور "تین بڑے" ملکوں کے دارالحکومتوں میں اردنی وزراء مختار کو بھی روانہ کی گئی ہیں - (اسٹار)

شام ایران سے دوستی کا معاہدہ کریگا

دمشق ۲۹ جنوری - شامی حکام نے ایران سے دوستانہ معاہدہ کی تجویز منظور کر لی ہے - ایرانی حکام سے تبادلہ کے لئے متعلقہ کاغذات طہران کے شامی لیگیشن کو روانہ کر دئے گئے ہیں ۔

امید کی جا رہی ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو زیادہ استوار کرنے کے لئے مذاکرات جلد ہی شروع ہو جائیں گے ۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ مذاکرات اور اس کے بعد ہونے والے معاہدہ میں موجودہ سیاسی اور سفارتی تعلقات کے علاوہ ثقافتی - تجارتی - کسٹم بحری اور فضائی تعلقات نیز شہریوں کے اخراج اور ان کے ساتھ سلوک کے مسائل بھی شامل ہونگے (اسٹار)

امریکہ میں دو مزید ریاستوں کا اضافہ

واشنگٹن ۲۹ جنوری - غالباً عنقریب ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۴۸ کے بجائے ۵۰ ریاستیں شامل ہوں گی - ہوائی اور الاسکا وہ دو علاقے ہیں - جن کی حیثیت اسوقت زیر غور ہے

صدر ٹرومین کانگرس سے کہہ چکے ہیں کہ ان علاقوں کو زیادہ باضابطہ حیثیت دی جائے ۔

مصر میں اجرتوں کی شرح سب سے کم ہے

قاہرہ ۲۹ جنوری - مصری محکمہ کسٹم کے ڈائریکٹر جنرل نے اسکندریہ میں لیکچر دیتے ہوئے اس کا اعتراف کیا ہے کہ ملک میں اجرتوں کی اوسط شرح دنیا میں سب سے کم ہے ۔

مصر میں کمانے کی سالانہ صلاحیت اسوقت ۳۰ کروڑ پونڈ سالانہ ہے اور انہوں نے بتایا - کہ اگر آبادی کو ۲ کروڑ تسلیم کر لیا جائے - تو فی کس سالانہ اوسط ۳۰ پاؤنڈ ہوتی ہے ۔

چالیس لاکھ آدمی ایک پاؤنڈ ماہوار سے زیادہ نہیں کماتے اور ۴۰ اور ۵۰ لاکھ کے درمیان آدمیوں کی آمد نی ۲ پاؤنڈ سے کم ہے ۔

یہ بتاتے ہوئے کہ زراعت پر توجہ کرنے سے ان حالات میں اصلاح کی جا سکتی ہے - انہوں نے کہا کہ بہت زیادہ خرچ کے بغیر مزید ۲۰ لاکھ ایکڑ کے رقبہ کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے - (اسٹار)

تیل بردار جہازوں کی تعداد میں اضافہ

لندن - ۲۹ جنوری - تازہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی ۱۹۵۱ کے بعد سے اب تک دنیا میں تیل بردار جہازوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے - ان کا مجموعی وزن ۱۲,۵۰۰,۰۰۰ ٹن ہے ۔

ان اعداد میں کچھ ایسے جہاز بھی شامل ہیں - جو ابھی پوری طرح مکمل نہیں ہوئے ہیں - لیکن ان میں امریکہ کے سرکاری جہازوں کا وزن شامل نہیں ہے

اس وقت دنیا میں تیل بردار جہازوں کا مجموعی وزن ۲۷,۱۹۱,۹۲۹ ٹن ہے - ۱۹۳۹ کے وسط میں یہ وزن ۱۶,۷۰۸,۰۰۰ ٹن تھا - اس سال یکم جنوری کو امریکہ کے پاس سرکاری جہازوں کو چھوڑ کر تیل بردار جہازوں کا سب سے بڑا بیڑا تھا - اسکے بعد برطانیہ ہے (اسٹار)

"تعلیم الاسلام کالج میں ایک تقریر"

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ۳۱ جنوری ۱۹۵۲ء کو بروز جمعرات سوا دس بجے قبل دوپہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لندن کالج ہال میں

"علم قرآن حاصل کرنیکی ضرورت"

کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے ۔ انشاء اللہ

انور مبشر
سیکرٹری مجلس ارشاد

مصر میں حکومت کی تبدیلی ملک کے سارے نظام کو درہم برہم کر سکتی ہے

(مانچسٹر گارڈین)

لندن ۲۹ جنوری - مصری حکومت کی تبدیلی کا رد عمل یہاں بہت محتاط طور پر رونما ہو رہا ہے - فی الحال وہائٹ ہال کے حلقے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے - اینگلو مصری مذاکرات کی بحالی کے امکان اور مشرق وسطیٰ کے دفاعی مسائل کے متعلق مصر کے رویہ میں تبدیلی کے بارہ میں قیاس آرائی کی جا رہی ہے کہ وفد پارٹی کے عہد میں لاقانونیت کے جن عناصر کو آزاد کر دیا گیا تھا - ان پر قابو پانا علی مہر پاشا کی حکومت کیلئے انتہائی دشوار کام ہوگا ۔

شاہ فاروق کے اس اقدام نے برطانیہ سے تعلقات کے انقطاع کو جو کھلم کھلا جنگ کے بہت قریب آ چکا تھا ختم کر دیا ہے - لیکن نئی حکومت سے شاہ کی ذاتی وابستگی کی وجہ سے مصری پالیسی میں بہت زیادہ نرمی کی بھی توقع نہیں ہے ۔

علی مہر پاشا نے مصر کے قومی عزائم یعنی نہر کے خطہ سے برطانوی افواج کے اخراج اور وادی نیل کے اتحاد کو پورا کرنے کا عہد کیا ہے ۔

یاد رہے کہ علی مہر شاہ بھی اس مصری وفد کے سات ارکان میں شامل تھے جس نے ۱۹۴۶ء میں اینگلو مصری معاہدہ پر نظر ثانی کیلئے مسٹر ارنسٹ بیون اور صدقی پاشا کے درمیان کئے ہوئے معاہدہ کے مسودہ کو نامنظور کر دیا تھا -

بعض مبصرین کا خیال ہے کہ وفد اور شاہ کے درمیان حصول اقتدار کے لئے شدید جدوجہد شروع ہو گی اور انہیں یقین ہے کہ حزب مخالف بنکر وفد پارٹی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے - پیرا اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کے سفارتی نامہ نگار نے حکومت کی تبدیلی کو "شاہ فاروق کے پیدا کردہ انقلاب" سے تعبیر کیا ہے جنہوں نے اپنے پرانے دشمن نحاس پاشا کو ہٹانے اور خود اقتدار حاصل کرنے کے لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا ہے ۔

"مانچسٹر گارڈین" نے اس خطرہ کا اظہار کیا ہے کہ تشدد کی جس لہر نے سر اٹھایا ہے وہ جدید مصر کے سارے شاندار لیکن نازک نظام ہی کو درہم برہم کر کے نہ رکھ دے" (اسٹار)

برطانیہ پاکستان کی ثالثی کا خیر مقدم کریگا؟

لندن ۲۹ جنوری - اس سوال کے جواب میں کہ آیا یہ صحیح ہے کہ اینگلو مصری تنازعہ میں کسی مسلم ملک اور بالخصوص پاکستان کی ثالثی کا برطانیہ خیر مقدم کرے گا دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا - "میں ان چیزوں کی تصدیق نہیں کر سکتا - لیکن میں ہرگز یہ بھی نہیں کہوں گا کہ ایسی پیشکش کا خیر مقدم نہیں ہوگا"

مصری حکومت کی تبدیلی پر افسران کوئی تبصرہ نہیں کر رہے - انہوں نے صرف یہ کہا کہ "حکومتوں کی تبدیلی متعلقہ ممالک کا اپنا مسئلہ ہے۔" (اسٹار)

(م) وہ صرف صدارت میں تبدیلی کا منتظر ہے - معلوم ہوا ہے کہ صدارت جب تک فرانس کے ہاتھوں میں ہے پاکستان کو ایسا کرنے میں تامل ہے - یکم فروری کو صدارت یونان کے ہاتھوں میں چلی جائے گی - اور اسی وقت یہ مسئلہ پیش ہوگا - (اسٹار)

مسٹر حبیب رحمۃ اللہ کے اعزاز میں الوداعی تقریب

لنڈن ۲۹ جنوری - برمنگھم میں ۲,۰۰۰ پاکستانیوں اور کشمیریوں کے اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر حبیب رحمۃ اللہ نے کہا کہ کشمیر کو ... نا چاہئیے - اور انشاء اللہ ہمیں ... کرنا ہے گا - کیونکہ پاکستان میں ک کا حرف کشمیر ہی کے لئے ہے - یہ ناممکن ہے کہ پاکستان کے لفظ سے ک کو نکال دیا جائے کیونکہ اس صورت میں ہمارے ملک کا وجود ہی خطرہ میں پڑ جائے گا ۔

ہائی کمشنر نے یہ تقریر برطانیہ کی مسلم لیگ جمعیۃ المسلمین اور آزاد کشمیر مسلم لیگ کی طرف سے منعقد کئے جانے والی ایک الوداعی تقریب میں کی جس میں مسٹر رحمت اللہ کو خراج تحسین ادا کیا نیز مسلم لیگ کی صدر کی حیثیت سے بیگم رحمت اللہ کی شاندار خدمات کو سراہا گیا (اسٹار)

مختصرات

بغداد ۲۹ جنوری - ایوان نمائندگان میں ایک مباحثہ کے دوران میں استقلال پارٹی کے نائب صدر نے کہا کہ حکومت کو یہودی خطرہ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئیے اور ان کی حفاظت اور پشت پناہی کرنے والوں کو سزا دینا چاہئیے ۔ (اسٹار)

عمان ۲۹ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ اردنی حکومت نے لیبیا کے وزیر خارجہ کو تار سے مطلع کیا ہے کہ وہ متحدہ مملکت لیبیا سے سفارتی تبادلہ کی خواہاں ہے - (اسٹار)

مکہ ۲۹ جنوری - مصری ولی عہد شہزادہ احمد فواد کی پیدائش پر سارے سعودی عرب میں خوشی منائی گئی ہے ۔

دمشق ۲۹ جنوری - مصری وزیر مختار متعینہ شام نے شامی سربراہ سے ملاقات کی اور مصری حکومت کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا کہ شام نے "مصر و سوڈان کا" خطاب شاہ مصر کے لئے تسلیم کر لیا ہے - (اسٹار)

پاکستان ٹیونس کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں پیش کرے گا

پیرس ۲۹ جنوری - یہاں عام طور پر یقین کیا جا رہا ہے کہ حفاظتی کونسل میں تیونس کا معاملہ پاکستان ہی پیش کرے گا (م)